

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 16 مئی 2008ء بر طبق 9 جمادی الاول 1429 ہجری بروز جمعہ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
2	چیئرمینوں کے پیش کاعلان۔	1
3	دعاۓ مغفرت۔	2
4	رخصت کی درخواستیں۔	2
5	تحریک التوانہ 1 مجانب میر ظہور حسین کھوسہ۔	5
6	تحریک التوانہ 2 مجانب میر ظہور حسین کھوسہ۔	5
7	سرکاری کارروائی۔	6
7	مشترکہ قرارداد نمبر 1 مجانب محترمہ روینہ عرفان صاحبہ۔	10

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 16 مئی 2008ء بمقابلہ 9 جمادی الاول 1429ھجری بروز جمعہ وقت صبح دس بجکر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسمبلی بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ مولوی محمد شعیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط  
 أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسِيقِ الْيَلِ وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ ط  
 كَانَ مَشْهُودًا ۝ وَ مِنَ الْيَلِ فَتَهَجَّدُ بِهِ نَافِلَةً لَكَ قَعْسَى آيَةَ عَشَكَ  
 رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

(پارہ نمبر ۵ سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۷۔ ۹۰)

ترجمہ: اے محمد ﷺ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندر ہیرے تک۔ ظہر، عصر، مغرب، عشا کی نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔ اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو شب خیزی تمہارے لئے سبب زیادت ہے فریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

میر حبیب الرحمن محمد حسنی: جناب! سابق صوبائی وزیر سید شیر جان بلوج وفات پاگئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے؟

جناب اسپیکر: Ok سیکرٹری اسمبلی پہلے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں پھر فاتح خوانی کرتے ہیں۔

سیکرٹری اسمبلی: بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے اسمبلی کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:-

- 1 شیخ جعفر خان مندو خیل صاحب۔
- 2 محترمہ ثمینہ رازق صاحبہ۔
- 3 جناب جعفر جارج صاحب۔
- 4 ڈاکٹر فوزیہ نذری مری صاحبہ۔

جناب اسپیکر: سابق رکن اسمبلی و سابق وزیر سید شیر جان صاحب۔ سینئر وزیر جناب واسع صاحب کے والد محترم اور اسمبلی کے پیش امام آخوندزادہ عبدالتمیں صاحب اس دنیا سے رحلت فرمائے گئے ہیں۔ ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

میر امان اللہ نو تیزی: جناب اسپیکر! سینئر وزیر مولانا واسع صاحب کے والد کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں نے کہہ دیا ہے سب کے لئے فاتحہ خوانی ہو گئی ہے۔ رخصت کی درخواستیں پڑھ لیں پھر پواسٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔

### رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: انجینئر زمرک خان وزیر صاحب اپنی پارٹی کے مرکزی کمیٹی میں شرکت کے لئے پشاور تشریف لے گئے ہیں وزیر موصوف نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

معزز رکن طارق حسین مسوري گلگٹی صاحب ضروری کام کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائے؟  
(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

جناب اسپیکر: جی احسان شاہ صاحب آپ پواسٹ آف آرڈر پیش کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب اسپیکر! میں پچھلے اجلاس کی کارروائی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ گذشتہ اجلاس میں بی این پی کے معزز رکن اور وزیر داخلہ میر ظفر زہری صاحب

اپنی تقریر کر رہے تھے بے جامد اخالت کے باعث وہ اپنی تقریر مکمل نہیں کر سکے اور جو ایگر یمنٹ پیپلز پارٹی اور بی این پی عوامی اور جمیعت کے درمیان ہوا تھا وہ عوام تک اس کی شقیں نہیں پہنچ سکی ہیں۔ لہذا اس میں میں آپ جناب کو مورد الزام تو نہیں ٹھہرا تا۔ لیکن اس میں آپ کی سستی ضرور شامل رہی کہ آپ اس مداخلت کو روکنے میں ضرورنا کام رہے۔ تو لہذا ہماری گزارش ہے اس تقریر کو اور ان مندرجات کو جو شامل تھے اب ان کو پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر: پہلے میں اپنی clarification کر دوں کہ ابھی میری رونگ ہی نہیں آئی تھی کہ معزز ممبر وہ واک آؤٹ کر کے چلے گئے تو یہ It is on the record of Assembly کا روایت کرتے ہیں اگر وہ اس کے بعد یہ پڑھ لیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): اس کو یہ سمجھ لیں۔ جو اسembly کا گزشتہ اجلاس تھا اس کے تسلسل میں اس کو لیا جائے۔ نواب صاحب صرف پواسٹ آپ وہ پڑھ لیں۔

میر ظفر اللہ زہری (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر! پہلے بھی میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا سرمایہ بھی یہی ہے ہماری وزارتیں بھی یہی ہیں جو ہم اس دھرتی کے لئے کرنا چاہتے تھے جو ایک بلوج کا بلوج کے ساتھ وعدہ ہوا تھا۔ سردار شاہ اللہ زہری اور آصف علی زرداری کا۔ یہ میں معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

1۔ صوبائی خود مختاری کے حوالے سے 1973ء کے آئین کے مطابق صوبوں کو مکمل خود مختاری دی جائے۔

2۔ NFC ایوارڈ کو مکمل آبادی کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی بجائے غربت پسمندگی رقبہ اور منتشر آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اکائیوں کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

3۔ گوادر پورٹ کی آمدی کی مدد میں سے 50 فیصد حصہ صوبہ بلوچستان کو ملنا چاہئے۔

4۔ بلوچستان میں آپریشن بند کر کے بات چیت کے ذریعے بلوچستان کی نمائندہ جماعتوں کو اعتماد میں لے کر مسئلے کا حل تلاش کیا جائے۔

5۔ ملازمتوں کے حوالے سے مرکز میں بلوچستان کا جو کوٹہ بنتا ہے ان کو ماضی کی طرح نہیں بلکہ انصاف کے ساتھ حل کئے جائیں۔

- 6۔ گوادر پورٹ میں ملازمتوں کے حوالے سے گرید۔ 18 تک بلوچستان، ہی کے لوگوں کو تعینات کئے جائیں تاکہ بیروزگاری کے خاتمے میں مدد سکے اس کے ساتھ پورٹ اتحارٹی کا چیئر میں بلوچستان کا ہونا چاہئے۔
- 7۔ گوادر پورٹ یا بلوچستان میں ملازمت یا کاروبار کے لئے ملک سے آنیوالے آبادی کو شناختی کارڈ یا ووٹر لسٹ میں اندرج کی اجازت 60 سال تک نہ دی جائے تاکہ مقامی آبادی اقلیت میں تبدیل نہ ہو۔
- 8۔ بلوچستان سے نکلنے والی گیس کی پیداوار سے ملنے والی گیس رائٹی اور گیس ڈولپمنٹ سرچارج جو کہ دیرینہ حل طلب مسئلہ ہے انصاف کے اصولوں کے مطابق حل کیا جانا چاہئے۔
- 9۔ بلوچستان میں گرفتار تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جانا چاہئے۔
- 10۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ملک کے باہر بہاں کے نوجوانوں کو اسکالر شپ دی جانی چاہئے۔
- 11۔ بلوچستان میں لیویز فورس کو بحال کیا جائے۔
- 12۔ بلوچستان میں حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلا ب کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو جونقصانات اٹھانے پڑتے ہیں ان کی بھائی کیلئے پیکنیچ کا اعلان کیا جانا چاہئے۔
- 13۔ پچھلے ادوار میں بلوچستان میں مرکزی حکومت کی جانب سے جو ترقیاتی عمل کو جاری رکھتے ہوئے مزید میگا پراجیکٹ، روڈز، ڈیکر اور تمام سیکٹر میں صوبہ بلوچستان کو ترجیح دی جائے۔
- 14۔ عدیہ کی آزادی۔
- 15۔ آزاد خارجہ پالیسی۔
- 16۔ پارلیمنٹ کی بالادستی۔
- 17۔ تمام کارپوریشنز میں ملازمتی کوٹھ۔
- 18۔ صوبائی حکومت میں شامل تمام سیاسی جماعتوں کی مشکلات کو احسن طریقے سے حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے دو دو ممبران شامل ہوں۔
- 19۔ اکائیوں کی مضبوطی ایک صحیت مندو فاق کی علامت ہوتی ہے چونکہ سینٹ میں تمام ان اکائیوں کی برابر حیثیت ہے۔ لہذا مالیاتی بل کا سینٹ کے پاس اختیار ہونا چاہئے نہ صرف بحث کرنے کا بلکہ قومی

اسمبلي کے طریقہ کار کے مطابق ایوان بالا سے بل پاس ہوں۔

20۔ سفیروں کی تعیناتی میں بھی بلوچستان کو کوٹہ ملنا چاہئے۔

جناب اسپیکر! یہ میری ذات کے لئے نہیں یہ پورے بلوچستان اور عوام کی پراپرٹی ہے۔ جب میری تقریر ہو رہی تھی کسی کی دل آزاری ہوئی ہے یہ سننا نہیں چاہتے تھے میں اس کے لئے معذرت نہیں کروں گا۔ اللہ اس کا دل اور آزار کرے۔

جناب اسپیکر: جناب ظہور حسین کھوسہ اپنی تحریک التوانہ 1 پیش کریں۔

### تحریک التوانہ 1

میر ظہور حسین کھوسہ: میں اسمبلي کے قواعد انضباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت درج ذیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ضلعی حکومت کی جانب سے محکمہ صحت جعفر آباد میں فنڈ زکی فراہمی میں تاخیر کی بناء محکمہ صحت جعفر آباد بدترین بحران کا شکار ہے۔ مزید یہ کہ گزشتہ مالی سال کے دوران محکمہ صحت کے مختص شدہ فنڈ زکا پچاہس فیصد روک لیا گیا جب کہ رواں مالی سال کے بجٹ میں سانٹھ فیصد کٹوتی بھی کر دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں ضلع بھر کے طبی مرکز میں ادویات کی کمی اور صحت عامہ کی سہولتوں میں بتدرنج تشویشناک حد تک کمی ہو رہی ہے۔ لہذا اسمبلي کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانہ 1 پیش ہوئی۔ ظہور صاحب! آپ اس کی admissibility پر کچھ کہیں گے؟

جناب اسپیکر: کیمرہ میں سے گزارش ہے میڈیا کے دوستوں سے ایک بات طے ہوئی تھی کہ پی ٹی وی کا کیمرہ میں ہو گا باقی جتنے چینل ہونگے وہ کسی پیشہ موقع پر پیشہ اجازت سے یہاں آئیں گے۔ میری گزارش ہے کہ آپ گیلری میں چلے جائیں جہاں باقی دوست ہیں۔ thank you! جی ظہور!

میر ظہور حسین کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے بلکہ اس ایوان کے بھی علم میں ہے کہ سبی ڈھاڑر سے لے کر کوپور سے لے کر جعفر آباد نصیر آباد دنیا کے گرم ترین علاقوں میں شمار ہوتے ہیں اور وہاں جعفر آباد میں اور ضلع نصیر آباد میں پانی انڈر گراؤنڈ نہ ہونے کی وجہ سے صاف اور شفاف پانی

دستیاب نہیں ہے اس وجہ سے وہاں پر کھلے تالاب ہوتے ہیں اور کیرٹرے کوڑے پانی میں ہوتے ہیں پانی میٹھا نہ ہونے کی وجہ سے کھلے تالابوں سے بیماریوں کا پھیلنا ایک ضروری عمل ہے اور وہاں پر قسم قسم کی بیماریاں ہیں پہپاٹاٹس بی اور کراچی کے ڈاکٹروں نے یہاں کہہ دیا ہے کہ پہپاٹاٹس بی اور سی کی بیماریاں جعفر آباد، نصیر آباد اور سی میں ہیں۔ میریا ہے وہاں گرم ترین علاقہ ہے مچھروں کی بہتات ہے میریا ہے ٹائیفائیڈ ہے۔ مٹی والا پانی ہوتا ہے گردے میں پھری کی بیماری ہے تو اس وجہ سے وہاں علاج معالجہ کی سہولتیں نہیں ہیں وہاں اور سہولتیں تو ہیں کم دستیاب ہیں۔ جبکہ محکمہ صحت نے حکومت بلوچستان نے پچاس فیصد فنڈ ریلیز کیا ہے اور ساٹھ فصاداب مزید کٹوتی کی ہے تو وہاں پر گیسٹر و کی بیماری بھی پھیلی ہوئی ہے جعفر آباد میں اس کے لئے رقم کا بندوبست کیا جائے وہاں پر اس بیماری کے لئے ادویات دستیاب کرنے کی کوشش کی جائے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: وزیر صحت!

عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب اسپیکر! محکمہ صحت کی طرف سے جو فنڈ زمختص ہوتے ہیں وہ ضلعی حکومت کی معرفت ای ڈی او کو دیئے جاتے ہیں اور ضلعی حکومت انہیں فنڈ زدینے کا پابند ہوتی ہے محکمہ صحت کو فراہم کردہ معلومات کے مطابق ضلع جعفر آباد کو مختص شدہ فنڈ فراہم کئے جا چکے ہیں۔ لہذا یہ تحریک التواجوایک خبر کی بنیاد پر پیش کی گئی ہے اس میں کوئی صداقت نہیں ہے اس کے باوجود محکمہ صحت پھر بھی تحقیقات کا حکم دے چکا ہے صحیح صورتحال سامنے آنے پر متعلقہ ممبر کو مطلع کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر: دیکھیں وزیر صاحب معزز ممبر نے ایک بات اسمبلی میں لائی ہے تو یقیناً اس میں کچھ صداقت تو ہو گی آپ مہربانی کر کے اپنے چیمپر میں معزز ممبر صاحب سے اس بارے میں تفصیلات لے لیں اور اپنے محکمے کو کہیں عوامی مسئلہ ہے اس پر توجہ دے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: حکومت کی یقین دہانی کے بعد تحریک التوانہ 1 نمائی گئی۔

جی مسٹر لوکل گورنمنٹ صاحب! You are Minister you are part of the government. آپ کا کوئی پر اب لم ہو گا تو آپ کیونکہ آپ کے پاس ایک فورم موجود ہے۔ You are cabinet.

اپنے خلاف نہیں بول سکتے۔ تشریف رکھیں۔۔ It is practice  
میر ظہور حسین کھوسہ اپنی تحریک التوانہر 2 پیش کریں۔

### تحریک التوانہر 2

میر ظہور حسین کھوسہ: میں اسمبلی کے قواعد انضباط کا رجسٹریشن 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہر کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ سال 2003ء میں وفاقی حکومت نے ایشیائی ترقیاتی بناک کے تعاون سے ڈیرہ اللہ یار تاجیر دین 40 کلومیٹر شارع کو مختلف راستوں سے ملانے کے لئے تخمینہ 90 کروڑ روپے کی لاگت سے منصوبے کا آغاز کیا تھا۔ بدقتی سے یہ منصوبہ شروع ہی میں دو سال تاخیر کی نظر ہوا جبکہ دوسرے مرحلے میں شاہراہ کوڈیرہ غازی خان روڈ سے ملانا تھا مگر یہ منصوبہ بھی ناکام ہو گیا اسی طرح اس منصوبے پر تیز رفتاری سے کام شروع کر کے سڑک کی خستہ حالی کی وجہ سے گزشتہ تین سالوں کے دوران ٹرانسپورٹروں کو لاکھوں روپے نقصانات اٹھانے کے ساتھ ساتھ اس زرعی علاقے سے مختلف قسم کے اناج ٹریکٹر ٹرالی کے ذریعے فارم ٹو مارکیٹ میں مقررہ وقت پر نہیں پہنچ سکتے جس کی وجہ سے مقامی کاشتکاروں کو بھی ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ مزید یہ کہ ناقص کام کی وجہ سے چالیس کلومیٹر طویل سڑک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے جس سے 90 کروڑ روپے کی خطیر رقم کا ضیاع فطری عمل ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عمومی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانہر 2 پیش ہوئی۔ ظہور حسین صاحب! آپ اس کی موزوںیت پر کچھ اظہار خیال کرنا پسند کریں گے؟

میر ظہور حسین کھوسہ: جناب! میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok معزز ممبر نے تحریک پر زور نہیں دیا۔ لہذا تحریک نمائی جاتی ہے۔

### سرکاری کارروائی

جناب اسپیکر: محترمہ روپیتہ عرفان صاحبہ وزیر قانون و پارلیمانی امور اور میر حمل کلمتی آپ دونوں میں سے کوئی ایک مشترکہ قرارداد نمبر 1 پیش کریں۔

جناب اسپیکر: Mr Sadiq Umrani Minister C&W on point of order.

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات):** جناب اسپیکر صاحب! پچھلے اجلاس میں بھی بہت سے issues پر یہاں بات ہوئی اس فلور پر ایک بار پھر بھی تاکہ یہاں میڈیا معزز بیٹھے ہوئے ہیں صحافی بھی تاکہ بلوچستان کے عوام کے سامنے جو کچھ ماضی کی حکومت میں یہاں ہوا مجھے تو خوشی ہوتی کہ جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب معزز رکن تحریک پر زور دیتے تاکہ میں ان کو اطمینان کے ساتھ تسلی بخش جواب بھی دے دیتا۔ لیکن انہوں نے زور نہیں دیا۔ اوستہ محمد اور ڈیرہ اللہ یار روڈ اور ڈیرہ اللہ یار حیر دین روڈ جو ہے اس پر میں نے جب وزارت سنبھالی تو پہلا آرڈر ہم نے پہلی بریفنگ میں یہ دی کہ اس روڈ کی تعمیر میں جو delay ہوا ہے اس پر فوری طور پر کام کی رفتار کو تیز کر دینی چاہئے۔ اس میں کوچھ تھی وہ لاءِ اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا۔ اور یقین کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ ان کا جو پی ڈی اے ہے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ site پر جائیں وہاں بیٹھیں اور اس کام کی رفتار کو جتنا بھی تیز کر سکتے ہیں کریں۔ یہاں مسائل کچھ اور بھی ہیں کہ سریا ایک سال پہلے جو قیمت تھی آج اس میں 100% اضافہ ہوا۔ لگ ہے اس میں بھی 100% اضافہ ہوا۔ اب ٹھیکیدار اس بات پر بھی آگئے ہیں کہ جو ان کے کال ڈپازٹ ہیں وہ ہم چھوڑ نے کیلئے بھی تیار ہیں کام نہیں کریں گے جب تک ریٹ آپ اسکا تعین صحیح نہیں کرتے ہیں۔ یہ مشکلات ہیں انشاء اللہ ان کو بھی حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسکے علاوہ اس فلور پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر! کہ ماضی میں یہاں جو کچھ زیادتیاں دھاند لیاں ہوئی ہیں، ہمارے دوست حقوق کی بات کرتے ہیں لیکن اس طرف بھی توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ صرف ایک ڈسٹرکٹ لسیلہ میں 2,205.001 میں (دو ہزار دو سو پانچ اعشار یہ صفر صفر ایک میں)۔

**جناب اسپیکر: وزیر پی اینڈ ڈی صاحب تو مولانا واسع صاحب مجھے defend آپ کریں لسیلہ کا اور کوئی ممبر ہے نہیں۔ میں تو اسپیکر ہوں بول نہیں سکتا تو آپ defend کریں ہمیں۔**

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات):** آپ پہلے سے defend پر کیوں جاتے ہیں پہلے سُننے کی وہ کریں۔

**جناب اسپیکر:** آپ نے شروعات ہی ایسے کی ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): اس لئے کہ لسبیلہ میں ان اسکیمتوں کا وجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بھی ہم لوگوں نے تحقیقات کا حکم دیا۔ اتنی بڑی زیادتی بلوچستان میں کئی کئی اضلاع ایسے ہیں کہ جہاں پر فنڈ زریلیز ہوئے ہیں اُسکا وجود نہیں ہے یہ زیادتی ہوئی ہے بلوچستان کے عوام کے ساتھ ماضی میں۔ اسکے علاوہ جناب! فلور پر یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جب انتخابات ہو رہے تھے اُس انتخابات کے دوران یہ پہپر دکھانا چاہتا ہوں آپ کو کہ 32,735.207 میلن (پنیس ہزار سات سو پنیس اعشار یہ دو سو سات میلن) وفاقی حکومت اُسوقت کے وزیر اعظم نے معزز اراکین اسٹبلی کو یہ رقم ریلیز کی یقین جانیں ان اسکیمات کی اتنی بڑی amount جو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں میدیا آپ کے توسط بلوچستان کے عوام کے سامنے ان کا کوئی وجود بھی نہیں ہے۔ آپ بیٹھیں ان چیزوں پر بھی بحث کریں۔ تاکہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ جو نا انصافیاں گزشتہ پانچ سال کے دور حکومت میں یہاں ہوئی ہیں فوجی آپریشن کے علاوہ جو یہاں ترقیاتی کاموں کے نام پر جو لوٹ کھسوٹ کی گئی ہے اسکے لئے تحقیقات ہونی چاہئیں اور اسکے لئے ہم ہر اقدامات جو ہمارے اختیارات میں ہیں ہم کرنے کیلئے تیار ہیں اور یہ چیزیں ہونی چاہئیں۔

جناب اسپیکر: thank you.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): اور یہاں پر بلوچستان میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کی بات کی گئی ہے پچھلی کابینہ کے اجلاس میں بھی میں نے یہ بات open وہاں کی۔ کہ شاہ زین بگٹی بھی اُسوقت جیل میں ہے۔ ڈاکٹر حنفی تین سال سے اُسکو اٹھا کر لے گئے ہیں اب اُسکو منظر عام پر لا یا ہے اُس کو بھی رہا کر دینا چاہیے۔ لیکن اس پر بھی سب اراکین اسٹبلی کو آواز بلند کرنی چاہیے کہ وہاں سے بھی جو ہزاروں لوگ گرفتار ہیں اُن کو بھی رہا کرنا چاہیے۔ thank you sir.

جناب اسپیکر: thank you. جی کھوسے صاحب!

میر ظہور حسین کھوسے: میں نے تو تحریک واپس لے لی تھی لیکن نسٹر صاحب نے اُسکا جواب دیا ہے اس طرح کہ اسکا مطلب یہ نکلتا ہے کہ 2003ء میں جور و ڈبنی تھی اُن کو دو سال کے اندر مکمل ہونی تھی وہ اُنہوں نے اُن دو سال کے اندر مکمل نہیں کیا۔ ابھی ٹھیکیدار کو support کرنے کیلئے یہ بات کہی جا رہی ہے

کہ 100% سریا 100% سینٹ بڑھ گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب! دیکھیں مسٹر صاحب نے تو یہ کہا ہے کہ میں نے آتے ہی پہلے دن اس روڈ کے بارے میں پتہ کیا اور جہاں تک cost of construction ہے یقیناً وہ بڑی ہے۔ وہ ایک حقیقت ہے۔ تو مسٹر نے تو بڑی ثبت بات کی ہے میرے خیال میں اُس نے بڑا positive جواب دیا ہے۔

میر ظہور حسین کھووسہ: اسپیکر صاحب! وہ دو سال کا پابند ہے کہ دو سال کے اندر وہ اُسکو مکمل کرے۔

جناب اسپیکر: دیکھئے ظہور صاحب! وہ تو جو حکومت میں تھے اُنکا ہے۔ یہ تو ابھی منظر آئے ہیں نا۔ اب اُن کی ذمہ داری آپ ان پر نہیں ڈال سکتے۔ Thank you very much, thank you.

میر ظہور حسین کھووسہ: revised کیلئے میں کہہ رہا ہوں کہ نہ ہو۔

جناب اسپیکر: وہ تو دیکھئے naturally یہ revise تو ہو گا اسلئے کہ جیسے کہ مسٹر صاحب نے فرمایا کہ material ہی ہے cost of construction

میر ظہور حسین کھووسہ: جناب اسپیکر صاحب! اُس کو معاہدے کے تحت 2005ء میں مکمل کرنا تھا اُس نے مکمل نہیں کیا ہے تو ابھی اُسکو کیسے revise کریں گے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! پاؤ نٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی مسٹر صاحب۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! یہ non-closing date ہے 31/ دسمبر 2009ء میں اس کو یہ ensure کرتا ہوں اس فلور پر انشاء اللہ 31 دسمبر 2009ء تک اسکو ہر صورت میں ہم مکمل کریں گے۔

جناب اسپیکر: thank you. جی لا مسٹر صاحب آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

مشترکہ قرارداد نمبر 1

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ہرگاہ کہ دولت مشترکہ میں پاکستان کی رکنیت کی بھالی ایک پُرمصروف خبر کے ساتھ انتہائی مستحسن اقدام بھی ہے۔ لہذا یہ ایوان

دولت مشترکی کی پارلیمانی ایسوی ایشن کے آئینی تقاضوں اور قواعد و ضوابط نیز رکنیت کے لئے مطلوبہ فیس کی ادائیگی کا پابند رہتے ہوئے مذکورہ تنظیم کی ایگریکٹو کمیٹی سے متفقہ طور پر دولت مشترکی کی پارلیمانی ایسوی ایشن میں اس ایوان کی رکنیت کی بحالی کا مطالبہ کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 1 پیش ہوئی۔ آپ اس پر بولیں گی یا اسکو۔

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جی ہاں۔

جناب اسپیکر: ok

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر! دولت مشترکہ means، ان ممالک کا اتحاد اُن ملکوں پر ہے جن پر Britian کا راج تھا۔ اور یہ تمام common wealth ممالک۔

جناب اسپیکر: Please switch off mobiles, I request Honourable Members and Media personal and visitors to please switch off their mobiles.

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): یہ تمام ممالک ملکی قوانین اور دیگر انتظامیہ امور میں کیساں قوانین اور طور طریقے رکھتے ہیں۔ Britian حکومت کے وقت میں جب common wealth کے اندر یہ جو تمام ممالک known as Common Wealth. میں یہ ایک دوسرے کی مدد اور ہر طریقے سے ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ آج پوری دنیا میں ہر خطے میں علاقائی، ملکی اتحاد، ملکوں کی ترقی میں ایک بہت important vital role play کرتا ہے۔ دولت مشترکہ اب اقوام متحدہ کے بعد ایک ایسا اتحاد ہے جس میں دنیا بھر میں مختلف خطوں کے ممالک شامل ہیں۔ common wealth کی رکنیت کی بحالی سے رکن ممالک ایک دوسرے کے ہاں سائنسی، تعلیمی، ثقافتی اور تجارتی ترقی سے بھر پور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پاکستان دنیا میں ایک اُبھرتا ہوا ترقی پذیر ملک ہے۔ اسے فوراً investors کی اشد ضرورت ہے۔ پاکستان میں خصوصاً بلوچستان میں

مختلف شعبوں جیسے کہ mining, live stock, fishing, dry fruits قالین بافی، زراعت، آئی ٹی ٹیکنا لو جی، تعلیم، زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ممالک کو سرمایہ کاری کیلئے مدعو کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! بڑی خوشی کی بات ہے کہ دولت مشترکہ کے رکن ممالک میں جمہوری ترقی اور انسانی حقوق کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور آج جمہوریت کے حوالے سے ہم دولت مشترکہ کے معیار پر پورا اُترتے ہیں۔ اس لئے میں ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور یہ امید کرتی ہوں کہ معزز ارائیں آسمبلی اپنی بہترین صلاحیتوں کو دولت مشترکہ کے ممالک اور پاکستان خصوصاً بلوچستان میں ترقی اور سرمایہ کاری کے حوالے سے بھر پور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور ہم اپنی حیثیت اس صوبے میں اور خاص طور پر اس معزز august house میں تمام ارکان آسمبلی اسوقت ہماری ایک گورنمنٹ ہے ایک اپنے بلوچستان کے مفاد کیلئے اس common wealth کی رکنیت میں جو بحالی ہوئی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں تاکہ ہمارے بلوچستان صوبے کو جس کے عوام کی mandate سے آج ہم ان کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان کو فائدہ ملے۔ بہت بہت شکریہ!

جناب اسپیکر: thank you. سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

اسد اللہ بلوج (وزیر زراعت): جناب اسپیکر! اسکے support میں میں کچھ بولنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اسپیکر: جی آپ بات کریں اسد بلوج صاحب منسٹر ایگر یکچھ۔ But your speech must be related with common wealth affairs.

اسد اللہ بلوج (وزیر زراعت): جناب اسپیکر! اس قرارداد کے support میں کہتے ہوئے جناب اسپیکر ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جہاں جمہوریت کی بات ہوتی رہتی ہے لیکن آمرانہ دور میں اس جمہوری عمل کو جس طریقے سے damage کیا گیا اُس کے اثرات یہ ہوئے کہ آج رو بینہ صاحب نے ایک قرارداد پیش کی۔ آمریت کے دور میں جمہوری عمل جو ہوتا ہے وہ پھلے پھولیں گے نہیں اور

انٹرنشنل لیوں پر جو ہمارے ملک کا جو جمہوری سسٹم ہے اُس کے حوالے سے مختلف باتیں ہوتی رہتی ہیں جس سے ہم نے یہ دیکھا کہ ہر مارشل لاء کے دور میں اس جمہوری سسٹم کو اس گاڑی کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت جو common wealth کی آپ بات کر رہے ہیں ایک زمانہ تھا کہ برطانوی سامراج نے جو کالونیاں بنائی تھیں ان پر جوراج کیا تھا انہوں نے اُسکے بعد جو نوآبادیہات اور جدید نوآبادیاتی عمل آگے چلتا گیا بعد میں انہوں نے جو ملک اُسکے پچھلے ادوار میں اُس زمانہ سامراجیت میں جو اُسکے اندر میں تھے انہوں نے ان کو جدید shape میں لائے common wealth کی شکل دے دی گئی ہے۔ اس جمہوری عمل کا ہم حصہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور اس ملک کے آمروں سے ہم لڑنا چاہتے ہیں۔ 16 کروڑ عوام کا یہ ملک ہے کسی آمر کا یہ ملک نہیں ہے کہ جس کی بھی چاہے ہاتھ میں فوجی کو لگا کے اور اُس جمہوری عمل کو تھس نہس کرے۔ اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان میں بلوچستان کے لوگ ثقافتی حوالے سے سیاسی حوالے سے جمہوری عمل کے حصے ہیں اور اس جمہوری عمل کو support کرتے رہیں گے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ آنے والے وقت میں کوئی آمر یہ جرأت نہ کرے کہ اس جمہوری سسٹم کو دوبارہ damage کرے۔ اس کے ساتھ ہی اس اجنبی سے ہٹ کر جناب اسپیکر! جو reconciliation کی بات ہو رہی ہے جو ہزاروں قیدیوں کی بات ہو رہی ہے جس میں بہت سے لوگ نکل گئے ہیں۔ بلوچ اسٹوڈنٹس آر گنائزیشن کے چیئر مین عبدالنبي بن گلبوئی جو دس سال سے جیل میں پڑا ہوا ہے ایک سیاسی قیدی ہے اور اُس سے بڑھ کر کوئی سیاسی قیدی بن نہیں سکتا ہے۔ 1970ء کے زمانے میں بی ایس او کے چیئر مین کی حیثیت سے پہاڑوں پر گیا بلوچستان کے حقوق کی جنگ لڑنے کیلئے اب تک انہوں نے کوئی سودابازی نہیں کی۔ لہذا request کی جاتی ہے کہ اُس کی رہائی بھی ہو۔

thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ok لاء منسٹر آج کے اجنبیا میں کمیٹیوں کے ارکان کے بارے میں آپ نے تحریکیں پیش کرنی تھیں لیکن شاید نہیں پیش ہو سکیں۔ اس لئے اب یہ 19 تاریخ کے اجلاس میں کوشش کریں کہ یہ عمل مکمل ہو۔ اب اسمبلی کا ---

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) : انشاء اللہ۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت) : پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر : ج

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت) : شکر یہ جناب اسپیکر! آپ نے مجھے جس پیار سے موقع دیا دل تو نہیں چاہتا کہ جوبات میں کہہ رہا ہوں اُس کو اس form میں کہوں۔ بہر حال میں یہ گزارش کروں گا کہ جس دن آپ اسپیکر کے منصب پر فائز ہوئے تھے اور ہم نے اپنی تقاریر میں تمام دوستوں نے اور مجھے اپنے وہ الفاظ اور جذبات بھی یاد ہیں میں نے گزارش کی تھی کہ جناب اسپیکر اُمید ہے کہ آپ اس منصب کو جاہ و جلال بخشنیں گے اور اس کی بہتری کیلئے اور اسی منصب کے حوالے سے آپ ذرا، لیکن آج جب میں اسیبلی میں آیا ہوں اور وہ عمل جو بلوچستان میں چیف منسٹر کے منتخب ہونے کا اور وہ تمام مرحل گزرنے کے بعد پہلا اجلاس ہے یہ اس اسیبلی کا تو ابھی جناب والا! جو میں کوئی ڈور کا ایک راؤنڈ لیکر آیا ہوں کل آپ نے بات کر ہی لی تھی لیکن جہاں یہ مسٹروں کے چیمپریز کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں جناب! کم از کم اتنا تو آپ سینئر پارلیمینٹر یں ہیں۔ اگر آپ دو دفعہ اسیبلی میں منتخب ہو کر آئے ہیں لیکن آپ کا برادر بزرگ جب سے یہ اسیبلی وجود میں آئی ہے ایک یاد و مرتبہ شاید نہ آیا ہوں لیکن میر انہیں خیال کوہہ میشہ اس اسیبلی کے ممبر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر : آپ کو مجھ سے کیا گلہ ہے یہ ذرا بتا دیں؟

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت) : جی ہاں میں یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم اتنا تو خیال رکھتے آپ کی ذاتی پسند ناپسند اپنی جگہ پر اُس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے لیکن کم از کم جتنے پارلیمانی لیڈر تھے ان کو ایک ایک چیمپریل جاتا۔ یہ آپ کا کہاں کا انصاف ہے کہ جو آپ کی ذاتی پسند ناپسند کے لوگ ہیں ان کو تو آپ چیمپردے دیتے ہیں چاہے وہ ایک ممبر ہو دو ہو تین ہو پارٹی کوئی نہ ہو۔ لیکن جو پارلیمانی لیڈر ہیں ان کے لئے کوئی چیمپر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی زیادتی ہے اور آپ مہربانی فرمائے اپنے اُس فصل کو revise کریں اور اسکو درست کریں۔ ورنہ میں ہر اجلاس میں، بی این پی عوامی ہر اجلاس میں یہ احتجاج کرتی رہے گی پوائنٹ آف آرڈر پر۔

جناب اسپیکر : نہیں، اگر آپ کہیں تو میں آپ کی بات کا جواب دوں یا جو آپ نے کہا وہ تسلیم کروں۔ میں

نے کوشش کی ہے کہ اگر کسی پارٹی کا ایک بھی پارلیمانی لیڈر ہے اُس کو بھی چیمبر دوں۔ جس کی مثال کیپٹن عبدالخالق اچکزئی صاحب ہیں یا سردار شاء اللہ خان زہری صاحب ہیں۔ میں نے ان کو چیمبر دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک آپ کی بات ہے آپ درست کہہ رہے ہیں۔ جناب اصغر ند صاحب آپ کی پارٹی کا ہے میرے خیال میں میں نے اُسے چیمبر الٹ کیا ہے، اب میرے خیال میں اسی پر شاید معزز ممبر کو اعتراض ہے یہ پارلیمانی لیڈر ہیں بی این پی عوامی کے۔ سیکرٹری صاحب آپ اصغر ند کی تختی نکال کے پارلیمانی لیڈر احسان شاہ صاحب کی تختی لگادیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): جناب اسپیکر صاحب! آپ اپنا پرانا وظیرہ چھوڑ دیں۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 19 نومبر 2008ء بوقت صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 11:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

